

پر لیں ریلیز

غذائی قلت کا خاتمہ پاکستان کے مستقبل کے لئے بہترین سرمایہ کاری ہوگی

کوئٹہ (17 اکتوبر) بلوچستان میں غذائی قلت کی صورتحال، کم عمر بچوں کی شرح اموات کی روک تھام اور صحت کی پالیسی کے متعلق روپرٹنگ میں صحافت کے کردار پر بلوچستان یونیورسٹی کے شعبہ صحافت میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کا مقصد پاکستان اور بالخصوص بلوچستان میں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات اور غذائی قلت کا شکار بچوں کی صحت کے بارے شعور و آگہی اور ان موضوعات کو زیر بحث لا کر ان کی اہمیت کو اجاجہ کرنا تھا۔ سیمینار کا اہتمام سیودی چلڈرن کے تعاون سے مشعل پاکستان نے کیا تھا۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی ممبر صوبائی اسمبلی نصر اللہ زیرے نے کہا کہ قطع نظر اس کے کوئی بچہ کہاں اور کس گھر میں پیدا ہوتا ہے وہ مناسب تگدھا شت اور جیسے کا حق رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صورتحال کی عینی کے پیش نظر میں یہ مسئلہ جلد بلوچستان اسمبلی میں اٹھاؤں گا۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ وسائل کی موجودگی اور علاج دریافت ہونے کے باوجود بڑی تعداد میں بچے ابھی تک دبائی امراض نہ نویں، خسرہ اور ہیضہ وغیرہ سے مر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ 2000ء میں دنیا کے تمام رہنماؤں نے 2015ء تک پانچ سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات کو دو تھائی کم کرنے کا عزم کیا تھا جسے میلنیم ڈولپمنٹ گول 4 کہتے ہیں۔

سینئر صحافی سید علی شاہ نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ صوبے میں غذائی عدم تحفظ ایک چیلنج کی صورتحال اختیار کر چکا ہے بلوچستان جو رقبے کے لحاظ پاکستان کا 44 فیصد حصے پر مشتمل ہونے کے علاوہ قدرتی وسائل سے مالا مل صوبے ہے اس میں پانچ سال سے کم عمر 52 فیصد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں جبکہ پاکستان میں مجموعی طور پر یہ شرح 42 فیصد ہے بلوچستان میں کم وزن بچوں کی شرح 39 فیصد ہے جبکہ قومی سطح پر یہ شرح 31 فیصد ہے حالانکہ صحت کے عالمی ادارہ کے مطابق 15 فیصد سے زیادہ شرح پر ایک جنسی نافذ کردی جاتی ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ پہچلے دس سال سے بلوچستان میں ان اعداد و شمار میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اس لئے ان مسائل پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

شعبہ صحافت کے سربراہ یوسف مسح نے کہا کہ ہمیں صورتحال کی عینی کا ادارک ہے لیکن ان مسائل کے حل کیلئے سیاسی عزم کی ضرورت ہے اور جب تک پاکستان سے غذائی قلت کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میڈیا اور سول سوسائٹی کو ترجیح بندیا دوں پر مسلسل عوام میں شعور کی بیداری کے علاوہ حکومت پر پالیسی و قانون سازی اور فنڈنگ کی فراہمی کیلئے دباو ڈالنا ہو گا۔

مشعل پاکستان کے چیف آپرینگ آفیسر آصف فاروقی نے کہا کہ پاکستان میں سالانہ سائز ہے تین لاکھ بچے پانچ سال کی عمر میں پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں جن میں سے 35 فیصد اموات غذائی قلت کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ انہوں نے صوبائی حکومت پر زور دیا کہ میلنیم ڈولپمنٹ گول 4 کے حصول کیلئے غذائی حکومت عملی بنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ قانون کے مطابق بچوں کو مناسب خوارک کی فراہمی بھی ریاست کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔